150940 ـ گاڑی کے حادثہ میں زخمی کا ذمہ دار کون ؟

سوال

میں میڈیکل کے شعبہ میں ایمبولینس گاڑی میں ملازمت کرتا ہوں، گاڑی کے حادثہ میں بلایا گیا تو وہاں زخمی زمین پر گرا ہوا تھا جب میں زخمی کے پاس گیا تو مجھے یقین نہیں کہ آیا اس کی نبض چل رہی تھی یا نہیں، میں نے
ایمبولینس میں اس کی نبض نہ ہونے کا یقین کرنے کے بعد اس کے ضروری امور سرانجام دیے اور جب ہاسپٹل پہنچا تو ایمرجنسی میں لےگیا انہوں نے اس کی لاش مردہ خانہ میں رکھ دی.
وہاں پر موجود ڈاکٹر حضرات میں مجھے اس کی نبض کے بارہ میں دریافت کیا تو میں نے غیر شعوری طور نفی میں جواب دیا اور مجھے یقین نہیں تھا کہ اس کی نبض تھی یا نہیں ہاسپٹل سے جائے حادثہ آدھ گھنٹہ کے فاصلہ پر تھا میں نے جب جائے حادثہ سے اس زخمی کو اٹھایا تو روزے کی حالت میں تھکا ہوا تھا، اور ہاسپٹل پہنچ کر یہ کلمہ کہا تو انہوں نے سارے آلات ہٹا کر اس کی وفات کا اعلان کر دیا.
اب مجھے ضمیر کی خلش رہتی ہے ہو سکتا ہے میں اثبات میں جواب دیتا تو وہ مصنوعی سانس کا اہتمام کرتے تو اللہ کے بعد یہ چیز اس کی زندگی کا سبب بن جاتا، میں پریشان رہتا ہوں حالانکہ اس حادثہ کو دو برس ہو چکے ہیں کیا میرے ذمہ کوئی کفارہ ہے، یا اس کے نتیجہ میں مجھ پر کیا لازم آتا ہے، اور میں اس سے چھٹکارا کیسے حاصل کر سکتا ہوں، میں جب بھی کوئی زخمی اٹھاتا ہوں تو مجھے یہ حادثہ پریشان کر دیتا ہے برائے مہربانی جتنی جلدی ہو سکتے جواب دیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کی حالت کے بارہ میں ہم نے ڈاکٹر حضرات سے دریافت کیا تو ہمیں یہ پتہ چلا کہ فنی اعتبار سے آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، کیونکہ ایمبولینس والے کا کام صرف جائے حادثہ پر زخمی کو ضروری علاج فراہم کر کے ہاسپٹل میں ایمرجنسی ڈاکٹر کے سپرد کرنا ہوتا ہے.

اور ایمرجنسی روم میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ زخمی پہنچتے ہی اس کا چیك اپ کر کے اس کا علاج کریں.

خطرناک حالت والے مریض کے سلسلہ میں وہاں ڈاکٹر کوئی حق نہیں کہ ایمبولینس والے کی بات کو بنیاد بنا کر علاج

شروع کرے، وہاں موجود ڈاکٹر کو ایمبولینس والے کی گواہی کے قطع نظر حسب استطاعت زخمیوں کو علاج فراہم کرنا چاہیے، کیونکہ ایمبولینس والے کی معلومات ناقص اور غلط بھی ہو سکتی ہیں.

مریض سے اس کی زندگی بچانے کے آلات ایمبولینس والے کی گواہی پر نہیں ہٹائے جاتے بلکہ سپیسلسٹ ڈاکٹر کے کہنے اور لازمی وقت پورا ہو جانے کے بعد ہی آلات ہٹائے جاتے ہیں.

مریض کے ہاسپٹل پہنچنے تك اس کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں، یا تو زخمی فوت ہو چکا تھا یا پھر زندہ تھا، اگر وہ ہاسپٹل زندہ پہنچا ہو تو پھر اس سے زندگی بچانے کے آلات تین سپیسلسٹ ڈاکٹروں کی رپورٹ کے بعد ہی ہٹائے جائیں گے، اور اگر مریض وہاں فوت شدہ حالت میں پہنچے تو پھر اصل میں اس کے لیے زندگی بچانے کے آلات کی ضرورت ہی نہیں، ان دونوں حالتوں کا تفصیلی بیان سوال نمبر (115104) کے جواب میں گزر چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

اس سے یہ واضح ہوا کہ ذمہ داری ڈاکٹر کی ہے نہ کہ ایمبولینس والے کی.

لہذا یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ زخمی کو جو ہوا اس کے نتیجہ میں آپ پر کچھ لازم ہوتا ہو، اس لیے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی غم کریں، اگر وہ فوت شدہ شخص مسلمان تھا تو اللہ تعالی اس پر اپنی رحمت فرمائے.

دوم:

آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ روزے کی حالت میں تھے اور روزے کی وجہ سے تھکے ہوئے تھے، اس لیے آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اگر روزہ آپ کے کام میں کمی و کوتاہی کا باعث بنتا ہو جس کی بنا پر زخمیوں کی زندگی کو خطرہ ہو جائے تو آپ کے لیے روزہ افطار کرنا ضروری ہے، یہ تو اس حالت میں ہے اگر روزہ فرضی ہو، لیکن اگر نفلی روزہ ہو تو معاملہ اس سے بھی واضح ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" جس کسی نے بھی جسے بچانا واجب ہے کو غرق ہونے یا جلنے سے بچانے کے لیے روزہ افطار کر لیا تو وہ اس روزے کی قضاء کریگا، مثلا آگ نے دیکھا کہ کسی گھر کو آگ لگی ہوئی ہے اور اس میں افراد خانہ بھی ہیں، اور آپ انہیں اسی صورت میں بچا سکتے ہیں کہ روزہ چھوڑ دیں اور آپ نے ان لوگوں کو بچانے میں طاقت حاصل کرنے کے لیے پانی پی لیا تو آپ کے لیے ایسا کرنا جائز بلکہ اس حالت میں روزہ چھوڑنا اور افطار کرنا واجب ہوگا تا کہ انہیں بچایا جا سکے.

اسی طرح وہ لوگ جو فائربرگیڈ میں ملازمت کرتے ہیں جب دن کے وقت کہیں آگ لگ جائے اور وہ اس میں موجود

افراد کو بچانے اور اسے بجھانے جائیں لیکن ان کے روزہ افطار کیے بغیر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو وہ اپنے جسم کی طاقت کے لیے کچھ کھا پی لیں تو یہ جائز ہے تا کہ قوت کے ساتھ آگ بجھائی جا سکے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ عثیمین (19 / 163).

واللہ اعلم .